السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چہ میفرمایند عالمان دین و مفتیان شرع متین درین مسئلہ کہ رفع الیدین عند الرکوع و عند رفع الرأس منہ و عند القیام الرکعۃ الثانیۃ از سنن ء مؤکدہ است کہ تارکش معاتب و معاقب خواہد شد یا از سنن زوائد کہ فاعل آں مثاب باشد و تارکش ملام و معاتب نخواہد شد وان ترک مدۃ عمرہ کما حققہ الشھید رحمہ اللہ فی رسالتہ تنویر العینین ۔
ترجمہ : کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ وقت رکوع کرنے اور رکوع سے اٹھنے اور تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہونے کے رفع یدین کرنا سنتوں مؤکدہ سے ہے کہ جن کا تارک لائق عتاب اور عذاب کے ہوجاتا ہے یا سنتوں زائد سے ہے کہ جن کا کرنیوالا ثواب کے لائق ہوتا ہے اور تارک ان کا لائق ملامت اور عتاب کے نہیں ہوتا اگرچہ عمر ھر نہ کرے جیسا کہ شہید رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسالہ تنیور العینین میں بیان کیا ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حافظ ابن قیم در زاد المعاد نوشتہ من الاختلاف المباح الذی لا یعنف فیہ من فعلہ ولا من ترکہ وھذا کرفع الیدین فی الصلوۃ وترکہ وکا الخلاف فی انواع التشھدات وانواع الاذان والاقامۃ وانواع النسک من الافراد والقران والتمتع شیخ الاسلام ابن تیمیہ اپنے رسالہ سنت الجمعہ میں لکھتے ہیں فان السلف فعلوا ھذا وھذا وکان کلا الفعلین مشھور بینھم کانوا یصلون علی الجنازۃ بقرأۃ کما کانوا یصلون تارۃ بالجھر بالبسملۃ وتارۃ بغیر جھر وتارۃ باستفتاح وتارۃ بغیر استفتاح وتارۃ برفع الیدین فی المواطن الثلاثۃ وتارۃ یقرؤن خلف الامام بالسر وتارۃ لایقرؤن وتارۃ یکبرون علی الجنازۃ سبعا وتارۃ خمسا وتارۃ اربعا کان فیھم من یفعل ھذا وفیھم من یفعل ھذا کل ھذا ثابت عن الصحابۃ کما ثبت عنھم ان فیھم من کان یرجع فی الاذان وفیھم من لم یرجع فیہ وفیھم من یوتر الاقامۃ وفیھم من کان یشفعھا وکلاھما ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۔
ترجمہ : حافظ ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ قنوت کا مسئلہ مختلف فیہ ہے ۔ اور یہ اختلاف اختلاف مباح سے ہے اوس کے کرنے والے اور نہ کرنے والے پر کوئی ملامت نہیں ہے جیسے نماز میں رفع یدین کرنا اور نہ کرنا اور مانند اختلاف تشھد اور اذان اور اقامت کے اور مانند اختلاف حج کے جو افراد اور قران اور تمتع ہے ۔ سلف صالحین نے دونوں طرح کیا ہے ۔ اور دونوں فعل ان میں مشہور اور معروف تھے ۔ بعض سلف صالحین نماز جنازہ میں قرأت پڑھتے تھے اور بعض نہیں پڑھتے تھے جیسے کہ بسم اللہ کو نماز میں کبھی اونچے پڑھتے اور کبھی آہستہ دعاء افتتاح پڑھتے کبھی نہ پڑھتے اور کبھی رفع یدین رکوع کو جاتے اور اٹھتے اور تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تینوں وقت کرتے کبھی نہ کرتے کبھی دونوں طرف سلام پھیرتے کبھی ایک طرف کبھی امام کے پیچھے قرأت پڑھتے کبھی نہ پڑھتے اور نماز جنازہ میں کبھی سات تکبیریں کہتے کبھی پانچ کبھی چار سلف صالحین میں ہر طرح کے کرنے والے موجود تھے یہ سب اقسام اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے ثات ہیں چنانچہ بعض صحابہ کرام اذان میں ترجیح کرتے ھے بعض نہیں کرتے تھے بعض اقامت اکہری کہتے بعض دوہری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طرح ثابت ہے ۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 151-152

محدث فتویٰ